وخیر جلیس فی الزمان کتاب

میزان

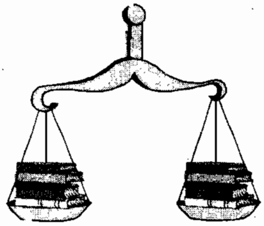

تبصرۂ کتب

نام کتاب : ''احسن البیان فی تفسیر القرآن''

مؤلف : سیّد فضل الرحمٰن

صفحات : جلد اول ۴۴۸، جلد دوم ۴۰۸، جلد سوم ۴۶۴، جلد چہارم ۴۶۴، جلد پنجم ۴۶۴،

قیمت : فی جلد ۱۷۰ روپے

ناشر : زوّار اکیڈمی پبلی کیشنز، کراچی

تبصرہ نگار : ڈاکٹر سیّد محمد ابوالخیر کشفی

ربِ قرطاس و قلم کی شہادت ہے کہ اُس کی آخری کتاب قرآنِ عظیم ہے، حکمت کی مظہر (حکیم) مبین اور واضح، عزت والی (کریم) بزرگی والی (مجید) ہے، یہ روشن کتاب ہے، یہ عطائے خیر والی کتاب ہے، اور یہ ذکر، رحمت، ہدایت اور دستورِ حیات ہے، اس میں کائنات کی ہر صداقت اور آنے والے تمام ادوار کے انکشافات موجود ہیں۔

ایسی کتاب کے سمجھنے سمجھانے کے لئے جتنے علوم کی واقفیت درکار ہے اس کا احاطہ بھی ہمارے لئے مشکل ہے، قواعد و اسالیبِ زبان، عہدِ جاہلیہ اور عہدِ رسالت کی لغات، تاریخ، معقولات، منطق، نفسیات، مگر اس بندۂ عاجز کے نزدیک سب سے اہم بات وابستگیٔ رسالت مآب اور تسلیم و رضا ہے، نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے پہلے مفسر قرآن ہیں، اور ان کے بعد ان کے تلامذہ یعنی صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم ہیں، تسلیم و رضا سے میری مراد صرف احکامِ الٰہی کے سامنے سر جھکانا نہیں، بلکہ اپنی ذات کو ایک ورقِ سادہ کی طرح کتاب اللہ کے حضور پیش کرنا ہے،

اس دعا کے ساتھ کہ ان کے حقیقی مفہوم سے ہمیں بہرہ مند فرمادے۔

جناب حافظ سید فضل الرحمٰن کی تفسیر احسن البیان فی تفسیر القرآن اسی تسلیم و رضا، اسی دعا اور سرکارِ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وابستگی کی مثال ہے، اُن کی ذات میں تسلیم اور سپردگی کا یہ رنگ ان کے والدِ گرامی حضرت مولانا سیّد زوّار حسین شاہ قدس سرہ کی تربیت اور فیضانِ نظر کا ثمرہ ہے، اپنے رجحانات، اپنے میلان طبع اور اپنی رائے سے دست برداری تزکیئے کا ایک اہم مرحلہ ہے، اور تصوف اسی دست برداری کی عملی شکل اور تربیت ہے، بے غرضی اور اطاعت کے دربے بہا کے ساتھ ساتھ جناب حافظ سیّد فضل الرحمٰن نے عربی زبان، ادب، فقہ، مسائلِ حیات، اور عصری علوم سے بھی اتنی واقفیت حاصل کی ہے جو قرآن فہمی کے لئے ضروری ہے۔

احسن البیان اکیسویں صدی کے اردو قاری کے لئے تعلیمات و علومِ قرآنی کی کلید ہے، اس کی زبان آسان اور واضح ہونے کے ساتھ ساتھ ابلاغ معانی کا حق پوری طرح ادا کرتی ہے، اور اس میں ایک ایسا تخلیقی آہنگ بھی شامل ہے جس میں دل کی دھڑکن موجود ہے، یہ تفسیر ہمارے ذہن کو قائل کرتی ہے اور دل کو منور کرتی ہے۔

مؤلف نے عربی اور اردو کی مستند تفاسیر کو اپنی اس تفسیر میں حوالوں کے ساتھ شامل کر یاہے، قرآنی الفاظ کی وضاحت بھی اس تفسیر میں کی گئی ہے، تاکہ قاری میں قرآنِ حکیم کو سمجھنے کی خود صلاحیت پیدا ہو سکے، ربطِ آیات کو بھی حافظ صاحب نے پیشِ نظر رکھاہے، اور ہر سورت کے آغاز میں اس کے اہم مسائل و مضامین کا خلاصہ بیان فرمادیاہے۔

اردو زبان، عربی زبان کے بعد علومِ قرآنی کے سرمائے کے اعتبار سے سب سے اہم زبان ہے، بیان القرآن اور معارف القرآن جیسی تفاسیر ہمارے عہد میں لکھی گئیں مگر زبان اس تیزی سے بدلی ہے اور علمی انحطاط اس رفتار سے آیا ہے کہ بیان القرآن (مرشد تھانویؒ) آج کے اردو قاری کے لئے کسی اور زبان کی کتاب بن گئی ہے، اس صورت میں "احسن البیان" کی اہمیت اور بڑھ گئی ہے۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ بیشتر اصحاب کے پاس معارف القرآن جیسی تفاسیر کے لئے وقت نہیں ہے، ان کو "احسن البیان" کے ذریعے انشاء اللہ قرآنِ حکیم کی رفاقت میسر آئے گی۔